

اکیسویں صدی میں اندھیروں کا دور

ارشاد عرشی ملک

کس کس طرح سے جبر ہو، یہ زیرِ غور ہے
اک خود گھڑے نظام کی طاعت پہ زور ہے

قدغن ہر ایک سوچ پہ، پہرے ہیں فکر پر
تالے لگا کے فہم پر، واہ وا کا شور ہے

آزادیِ ضمیر کا، طالب ہو گر کوئی
اُس سر پھرے کے واسطے بس ظلم و جور ہے

ہر اہل علم و عقل یہاں فتنہ کار ہے
اُس کا نصیب، قطع تعلق کی گور ہے

ذہنی غلام بن کے بھی مسرور ہیں عوام
جکڑے ہوئے ہر ایک کو اُن دیکھی ڈور ہے

ہے سوچِ جرم، سوچ کا اظہارِ جرم ہے
اکیسویں صدی میں اندھیروں کا دور ہے

پاپائیت نے ظلم و ستم، جس قدر کئے
ویسا ہی ظلم، عرشیٰ یہاں زیرِ غور ہے
تازہ کلام

جنوری 2020-01-16
